چین والی گھڑی نماز میں پہننے کا حکم

﴿اقتباس از فتاویٰ نوریہ بقلم فقیہِ اعظم علامہ محمد نور اللہ بصیر پوریؒ﴾

س: بعض لوگ کہتے ہیں کہ چین والی گھڑی پہن کر نماز نہیں ہوتی بلکہ چین خواہ اسٹیل کا ہو یا رولڈ گولڈ کا یا کسی بھی دھات کا، استعمال نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ مردوں کے لئے دھاتوں کا پہننا منع ہے۔ براہ کرم اس پر روشنی ڈالیئے۔

جواب: سونے اور چاندی کے علاوہ تمام دھاتوں کا چین زنجیری، چھچ وغیرہ استعمالی اشیاء جائز ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ مبین ہے:

خلق لکم مافی الارض جمیعا (۱)

یعنی اللہ نے زمین کی ہر چیز تمہارے لئے بنائی ہے۔

بلکہ ہر وہ چیز جس سے شرعِ مطہر میں ممانعت نہیں آئی دھات ہو یا کوئی اور چیز، اس کا استعمال جائز و حلال ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: **عفا اللہ عنھا۔ (۲)**

سننِ ترمذی ص ۲۱۹ جلد ۱، ابن ماجہ ص ۲۴۹ میں حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرُنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ

۱۔ پارہ پ ۱، ع ۳،

۲۔ پ ۷، ع ۴،

و ماسکت عنه فهو مما عفاعنه۔

سننِ بیہقی ص ۳۲۰ جلد ۲ میں ہے: فقد عفاعنہ اور جلد ۱۰ ص ۱۲ میں ہے فھو عفو، نیز مستدرک ص ۳۷۵ جلد ۱، سننِ بیہقی ص ۱۲ جلد ۱۰ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیثِ مرفوع میں ہے:

وماسكت عنه فهو عافية فاقبلوا من الله العافية فان الله لم يكن نسيا۔

پھر یہ آیہ تلاوت فرمائی:

وما كان ربك نسيّا۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد فرمایا ہے جسے ذہبی نے برقرار رکھا اور یہی اہل السنّت والجماعت کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

شامی ص ۹۸ جلد ۱ میں "تحریر" ہے:

المختار ان الاصل الاباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية۔

فتاوٰی قاضی خان ص ۷۷۸ وغیرہ میں بھی یہ تصریح ہے اور اسی سے گیارہویں شریف، میلاد مبارک، اولیائے کرام کے عرس، تیجہ، ساتواں چہلم وغیرہ صدہا مسائل ثابت ہوتے ہیں، تو روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ چین وغیرہ بھی جائز الاستعمال ہیں کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں یا کسی ہمارے مجتہد امام کے قول میں انگوٹھی کے ماسوا کسی چیز سے ممانعت نہیں آئی، رہا یہ خیال کہ جب لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا استعمال جائز نہیں تو کوئی چیز بھی جائز نہیں رہے گی، یہ ہرگز صحیح نہیں۔ آیات واحادیثِ مذکورہ اور قاعدۂ مسلمہ کا یہی تقاضا ہے کہ باقی چیزیں جائز الاستعمال ہیں۔ قرآنِ کریم سے صراحۃً ثابت کہ شرائعِ سابقہ میں بھی لوہا، تانبا جائز الاستعمال تھے۔ (دیکھو سورۂ کہف و سورۂ سباء) اور قرآنِ کریم نے یہ بھی تصریح فرمائی کہ لوہے میں ہمارے لئے بہت سے فائدے ہیں، سورۂ الحدید میں ہے:

و انزلنا الحديد فيه بأس شديد و منافع للناس۔

اسی بنا پر تلوار، تیر، خود، زرہیں، بندوقیں، توپیں، توا، چھری، قلم، دوات، گھڑی، بٹن وغیرہ ہزارہا قسم کی اشیاء مستعملہ بلا روک ٹوک ہر ایک دھات کی استعمال ہو رہی ہیں۔ اور یہ خیال کہ کڑا سکھوں کا شعار ہے، لہٰذا چین منع ہے۔ یہ محض بیجا ہے اگر یوں ہوتا تو سکھوں کا شعار کرپان بھی ہے، لہٰذا مسلمان تلوار اور خنجر استعمال نہ کر سکتا، بلکہ صرف کڑا اور کرپان جو ان کا شعار ہیں ان ہی سے بچنا ضروری ہے جیسے چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز ہے مگر زنانہ یا فاسقانہ طرز کی ہو تو ناجائز ہے، بلکہ کپڑا، جوتا وغیرہ مردانہ طرز کے عورت استعمال نہ کرے اور زنانہ طرز کے ہوں تو مرد پرہیز کرے، یہی کافی ہے اور یہ نہیں کہ مرد مردانہ انگوٹھی یا مردانہ جوتا بھی نہ پہنے جب کہ فاسقانہ نہ ہوں۔

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دھات کے چین زیور اور زینت کا سامان ہیں، لہٰذا ناجائز ہیں حالانکہ یہ کہنا بھی ظلم ہے۔ ہمارا رب جل و علا ارشاد فرماتا ہے:

قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده۔ (۱)

اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں کے لئے زینت کی چیزیں پیدا فرمائیں تو اور کون ہے جو ان کو حرام بنا سکے۔

ایسی خام خیالیوں سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ شامی ص ۲۷۱ جلد ۵ میں ہے:

ليس كل حلى حراماً على الرجال بدليل حل الخاتم و العلم و الثوب المنسوج بالذهب اربعة اصابع و حلية السيف و المنطقة۔

اور قرآن کریم میں بھی سورۃ النحل اور سورۃ الفاطر میں ہے:

حلية تلبسو نها۔(۲)

۱۔ سورۃ الاعراف

۲۔ یہ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے ۱۲ منہ غفرلہ،

بہر حال مردانہ طرز کی کوئی چیز بھی اگرچہ اس میں زیب و زینت ہو صرف زینت کی وجہ سے مرد پر ہرگز حرام نہیں ہو سکتی، چین ہو یا گھڑی، عینک ہو یا چھڑی، مایا لگائی ہوئی دستار یا اچکن وغیرہ جن میں زیب و زینت پایا جاتا ہے، سب جائز الاستعمال ہیں۔ ہاں سونے اور چاندی کا حکم معلوم ہی ہے کہ ان کا پہننا حرام ہے تو ان کے برتن قلم، دوات وغیرہ اشیاء کا استعمال بھی حرام ہے اور یہ نہیں کہ پہننا حرام ہے اور باقی استعمال جائز ہوں، یونہی اگر دھاتوں کا پہننا حرام ہوتا تو ان کی سب استعمالی چیزیں جو پہنی نہیں جاتیں حرام ہوتیں۔ لاری گاڑی، کرسی، صوفے، حقے، چمٹے وغیرہ سب چیزیں حرام ہوتیں، جو صاحب سب چیزوں کو حرام بتائے یا پہننے اور دوسرے استعمال میں تفریق کرے تو اس پر لازم کہ اپنے اس مدعا پر قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک یا تصریحاتِ ائمہ مجتہدین سے کوئی دلیل قائم کرے ورنہ اس آیت پاک پر نظر کرے:

ولا تقرلوا لما تصف السنتکم الکذب ھٰذا حلال و ھٰذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب۔

اور جب چیز جائز ہو تو نماز میں جائز کی وجہ سے کیا حرج پیدا ہو سکتا ہے؟ لہٰذا نماز بھی جائز ہوگی۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیب سیدنا محمد و علیٰ الہ واصحابہ وسلم

بینکوں کو زکوٰۃ مت کاٹنے دیجئے ------------------ اپنی زکوٰۃ خود ادا کیجئے

تفصیلات کے لیے پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی کتاب

"بینکوں کے ذریعہ زکوٰۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت"

کا مطالعہ کیجئے

ناشر: اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس 17887 گلشن اقبال، کراچی۔